بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

محدث دہلی

جلد ۳	ماہ مارچ سنہ ۱۹۳۶ء مطابق ذی الحجہ سنہ ۱۳۵۴ھ	نمبر ۱۱

ماہ محرم اور مسلمان

(از جناب مولانا محمد صاحب ایڈیٹر اخبار محمدی دہلی)

اسلام اور توحید

دنیا میں سب سے پہلا وہ دین جس نے باطل پرستی کی ظلمت کو حق پرستی کے نور سے بدلا، جس نے جھوٹے معبودوں کا سر نیچا کر کے سچے رب العالمین کی توحید کا جھنڈا بلند کیا۔ جس نے مخلوق پرستی کو ٹھکرا کر خالق پرستی جمائی۔ جس نے کمزور ہستیوں کی طرف سے ہٹا کر انسانوں کی باگیں ایک زبردست زور آور ہستی کے ہاتھ میں دیدیں، غرض جس نے مخلوق کو خالق سے اور عابد کو معبود سے ملا دیا۔ آہ آج اس کے نام لیواؤں نے اس کی سکھائی ہوئی نتھری اور خالص توحید سے ایسی نظریں پھیریں کہ ع ان تلوں تیل ہی نہ تھا گویا۔ نام کے مسلم اور کام کے مشرک، ہمیشہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ پڑھتے رہیں مگر کبھی بھولے سے بھی اس کے معنی کی طرف توجہ نہیں کرتے ورنہ یہ پاکیزہ کلمہ تو توحید کا پورا سبق پڑھانے میں ہمیں کافی ہے۔ اس کے معنی یہ ہیں کہ جیسی ذات خدا کی ہے نہ تو ایسی کسی کی ذات ہے نہ اس جیسی کسی کی صفات ہیں نہ اُن کاموں کے لائق کوئی اور ہے جو اس کے لئے کئے جاتے ہیں، ہر ایک وہ وصف جو خدا میں مانا جائے، ہمارا کلمہ ہمیں ہدایت کرتا ہے کہ پھر وہ وصف کسی اور میں نہ مانا جائے، جو کام خدا کے لئے کیا جائے وہ کام خدا کے سوا کسی اور کے لئے نہ کیا جائے، مثلاً جب ہم نے مانا کہ دور اور نزدیک کی پکار کا سننے والا خدا ہے تو ساتھ ہی یہ بھی ماننا پڑے گا کہ اور کوئی ایسا نہیں کہ ہماری دور اور نزدیک کی آواز کو سن سکے، جب ہم نے حاجتوں کا پورا کرنے والا اور مرادوں کو بر لانے والا اللہ تعالیٰ کو مانا تو لامحالہ ماننا پڑے گا کہ کوئی اور ایسا نہیں، جب ہم نے مال و اولاد تندرستی و رزق کا عطا فرمانے والا اور ان میں برکتیں دینے والا خدا کو سمجھا تو

ضرور ماننا پڑیگا کہ خدا کے سوا کوئی اور ان کاموں کو نہیں کر سکتا جب مان لیا کہ اس کے سامنے ہمیں سجدہ کرنا چاہیے اس کے گھر کا طواف کرنا چاہیے اس سے دعائیں مانگنی چاہئیں اس کے نام پر جان ومال تصدق کرنا چاہیے تو لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ہمیں سکھاتا ہے کہ یہ سب چیزیں یہ کام کسی اور کے لئے کرنے گویا کلمہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کو توڑ دینا ہے۔ یہی حکم رب العالمین کی طرف سے ہر پیغمبر کو ملتا رہا۔ قرآن شاہد ہے وَمَا اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا نُوْحِیْٓ اِلَیْهِ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدُوْنِ ۔ ہم نے تمام پیغمبروں کی طرف یہی وحی کی کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں۔ صرف میری ہی عبادت کیا کرو۔

مسلمان اور توحید

مگر افسوس اب اس کلمہ پڑھنے والوں نے خدا تعالیٰ کے کل اوصاف مخلوق میں مان لیے۔ اِدھر وہ خدا کو پکارتے ہیں اُدھر نبیوں ولیوں شہیدوں اور اماموں کو، خدا کے نام پر مال کو صدقہ کیا تو اماموں کے نام بھی کچھ نذر چڑھائی اللہ تعالیٰ کیلئے مسجد میں سر جھکایا تو قبروں کے پتھروں اور تعزیوں کی لکڑیوں پر بھی سجدہ کر دیا۔ اللہ تعالیٰ کے سامنے اقرار کیا کہ اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَاِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ ۔ یعنی اے خدا ہم فقط تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور صرف تجھ ہی سے مدد طلب کرتے ہیں اور اُدھر یا علی مشکلکشا اور یا حسین مدد کے بھی نعرے لگائے، غرض حاکم ومحکوم، عابد ومعبود، مالک ومملوک میں کچھ فرق نہ کیا، حالانکہ قرآن کریم میں سب سے پہلے اسی سے روکا گیا ہے ارشاد ہے فَلَا تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ اَنْدَادًا وَّاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۔ باوجود علم کے خدا کے ساتھ کسی کو شریک مت کرو۔ قرآن کریم نے سینکڑوں جگہ شرک کی مذمت بیان فرمائی اور اس سے ہمیں روکا مگر پھر بھی مسلمان ہیں کہ عموماً شرک میں مبتلا رہتے ہیں اور خصوصاً اس ماہ محرم الحرام میں تو کھل کھیلتے ہیں۔

محرم کے سالانہ اجتماع کا حکم

وہ ہر سال ان دنوں کا غذ کھچیوں ابرک اور بانس کا ایک ڈھانچہ کھڑا کرتے ہیں جس کا نام تعزیہ رکھ چھوڑا ہے، اس دن ہزاروں مردوں عورتوں کے جگھٹے چوطرف نظر آتے ہیں۔ نمازیں چاہے نہ پڑھیں۔ روزہ نہ رکھیں جمعہ جماعت عید اور حج چاہے نصیب بھی نہ ہوتا ہو مگر محرم کا مجمع فوت نہ ہو۔ حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے لَا تَجْعَلُوْا قَبْرِیْ عِیْدًا (مشکوٰۃ) میری قبر پر ہر سال مجمع نہ کیا کرنا (یعنی عرس) فتاویٰ عزیزیہ جلد اول صـ[illegible] میں لکھا ہے "ترجمہ" لوگ ایک دن مقرر کرکے اچھے اچھے لباس پہنکر عید کی طرح قبروں پر جمع ہوتے ہیں وہاں باجے گاجے راگ راگنیاں اور طرح طرح کی بدعتیں کرتے ہیں جیسے قبروں کو سجدہ کرنا قبروں کا طواف کرنا وغیرہ یہ جمع ہونا بالکل حرام ہے اور شرعاً منع ہے بلکہ بعض اعتبار سے کفر ہے اور یہی مطلب ہے حدیث لَا تَجْعَلُوْا قَبْرِیْ الخ کا یعنی میری قبر پر میلہ اور عرس نہ کرنا، اور حدیث اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْ قَبْرِیْ الخ کا یعنی اے اللہ تو ایسا نہ کرنا کہ لوگ میری قبر کے ساتھ وہ کرنے لگیں جو بت پرست اپنے بتوں کے ساتھ کرتے ہیں" یہ حکم تو شاہ صاحب کا اصلی قبروں کے لئے ہے پھر نقلی اور فرضی قبریں یعنی تعزیے تو اس حکم میں بطور اولیٰ ہیں تو ان کے لئے ہر سال ایک دن مقرر کرکے اجتماع کرنا یہ دوہرا حرام ہے۔ اسی طرح مقامات مظہریہ میں حضرت مرزا جان جاناں رحمۃ اللہ علیہ کی وصیتوں میں لکھا ہے " در بیمات عرفی از عرس

وغیرہ مقیدنہ باید بود کہ در ارتکاب آن شناعت بسیار است" یعنی یہ سالانہ اجتماع بہت سی برائیوں کا مجموعہ ہے اُسے ترک کرنا چاہیے ✤

تعزیہ کا شرعی حکم

غرض اوّلاً تو یہ سالانہ دھوم دھام اور اجتماع حرام ہے دوسرے یہ کہ تعزیہ میں تو مصنوعی قبریں ہوتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو اپنے اصلی روضہ مبارک کی بابت اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں اَللّٰھُمَّ لَا تَجْعَلْ قَبْرِیْ وَثَنًا یُّعْبَدُ (مشکوٰۃ) خدایا ایسا نہ ہو کہ جس طرح بت پرست بتوں کو سجدے اور رکوع اور قیام کر کے منتیں اور نذریں مان کر دور نزدیک کی پکار کا سننے والا حاجت روا اور مشکل کشا سمجھ کر عبادت کرتے ہیں اسی طرح مسلمان میری قبر کے ساتھ کرنے لگیں۔ بلکہ آپ نے حضرت علیؓ کو محض اس کام پر مقرر کر کے بھیجا تھا۔ لَا تَدَعْ قَبْرًا مُّشْرِفًا اِلَّا سَوَّیْتَہٗ وَلَا تِمْثَالًا اِلَّا طَمَسْتَہٗ یعنی جہاں کہیں کسی اونچی قبر کو پاؤ برابر کر دو، اور جہاں کہیں تصویر کو دیکھو مٹا دو (مسلم) حضرت جابرؓ فرماتے ہیں نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یُّجَصَّصَ الْقَبْرُ وَاَنْ یُّبْنٰی عَلَیْہِ وَاَنْ یُّقْعَدَ عَلَیْہِ ہ (مسلم) یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبر کو پختہ بنانا اور اس پر (مقبرہ یا گنبد یا چھت) بنانا یا (کوئی اور عمارت اینٹ یا لکڑی کی کھڑی کرنا، اور قبر پر (مجاور یا مراقب بن کر) بیٹھنا حرام فرمایا ہے اور فقہ حنفی کی کتاب غنیۃ المصلی کی شرح کبیری کے صفحہ ۵۹۹ پر ہے۔ وَیُکْرَہُ تَجْصِیْصُ الْقَبْرِ وَبِہٖ قَالَتِ الْاَئِمَّۃُ الثَّلَاثَۃُ (اِلٰی) وَعَنْ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ اَنَّہٗ یُکْرَہُ اَنْ یُّبْنٰی عَلَیْہِ بِنَاءٌ مِّنْ بَیْتٍ اَوْ قُبَّۃٍ اَوْ نَحْوِ ذٰلِکَ یعنی قبر کو پختہ بنانا امام احمدؒ امام شافعیؒ امام مالکؒ تینوں کے نزدیک مکروہ ہے اور امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک تو قبر پر کوئی گھر یا قبہ یا کوئی اور چیز بنانی بھی مکروہ ہے ✤

بڑے پیر صاحب حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ غنیۃ الطالبین کے ۳۰۴ صفحہ میں لکھتے ہیں وَاِنْ جَصَّصَ کُرِہَ قبر کو پختہ بنانا مکروہ ہے۔ الغرض یہی اور اصلی قبروں کا جب یہ حکم ہے کہ ان کو اونچی بنانا یا اُن پر گنبد وغیرہ کھڑا کرنا بناؤ چناؤ اور زیب وزینت کرنا حرام ہے بلکہ اس کو برابر کر دینا اور اس کے اوپر کی بنی ہوئی چیز کو توڑ دینا واجب ہے[۵] پھر ان مصنوعی اور نقلی قبروں اور مقبروں یعنی تعزیوں کا تو کیا ٹھکانا؟

پھر اس میں اسراف اور فضول خرچی ہے، ہزاروں روپیہ جو اس کے تیار کرنے میں خرچ ہوتا ہے کیا اچھا ہو کہ یہ کسی دینی کام میں خرچ کیا جائے، اگر محبت حسینؓ پر خرچ کیا جاتا ہے تو اولادِ حسینؓ کو کیوں نہیں دیا جاتا؟ سینکڑوں سیدزادے بیچارے مارے مارے پھرتے ہیں، اس چیز پر جسے دو تین دن بعد خود جا کر توڑ مروڑ کر دفنا دینگے ہزاروں روپیہ خرچ کر دیتے ہیں، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اِنَّ الْمُبَذِّرِیْنَ کَانُوْا اِخْوَانَ الشَّیَاطِیْنِ ہ اسراف اور بیجا خرچ کرنے والے شیطان کے بھائی ہیں۔ مسلمانو! کچھ تو خیال کرو۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی قوم کفار سے فرمایا تھا۔ اَتَعْبُدُوْنَ مَا تَنْحِتُوْنَ ہ اسی چیز کی عبادت کرتے ہو جسے تم خود اپنے ہاتھوں سے بناتے ہو؟ کیا آج تم پر بھی یہی

---

[۵] پختہ قبریں بنانے کی حرمت اور ایسی قبروں مقبروں قبوں وغیرہ کے توڑ دینے کے وجوب کی اگر تمام تر دلیلیں دیکھنی ہوں اور قبہ پسند حضرات کی دلیلوں کے جوابات معلوم کرنے ہوں تو میری کتاب توحید محمدی دیکھئے جس میں اس مسئلہ کو خوب بسط وتفصیل سے بیان کیا ہے ✤

قول صادق نہیں آتا کہ اپنے ہاتھوں سے ایک ڈھانچہ کھڑا کیا اور اسی کے سامنے سر جھکانے اور ناک رگڑنے لگے؟
اس تعزیہ کا حکم نہ تو قرآن میں ہے نہ حدیث میں نہ صحابہ نے یہ کیا نہ تابعین نے۔ نہ چاروں اماموں میں سے کسی نے اس کے کرنے کا حکم دیا نہ ان کے زمانے میں یہ بنائے گئے، تواریخ سے پتہ چلتا ہے کہ یہ رسم ہندوستان میں تیمور لنگ کے زمانے سے ایجاد ہوئی ہے۔

عجب انصاف ہے کہ حضرت حسنینؓ کا تو تعزیہ بنایا جائے مگر نہ حضرت علیؓ کا نہ حضرت عثمانؓ کا تعزیہ بنایا جائے نہ حضرت عمرؓ کا نہ حضرت ابوبکرؓ کا۔ کیوں سُنی مسلمانو! یہ کیا اندھیر ہے، شیعہ صاحبان تو خیر مگر تم نے ان سے دشمنی کب کی؟ بھائیو! اصل میں تعزیہ داری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے صدیوں بعد کی شیعوں کی نئی نکالی ہوئی بدعت ہے جس میں افسوس کہ تم اہل سنت والجماعت ہو کر پھنس گئے، ہندوستان میں شیعوں نے ہندوؤں کی دیکھا دیکھی یہ بدعت رام لیلا یعنی دسہرے کے مقابل ایجاد کی، دیکھئے ان کے ہاں بھی دس دن ان کے ہاں بھی دس دن، اُن کے ہاں بھی سوانگ بھرے جاتے ہیں ان کے ہاں بھی، اُن کے ہاں بھی ایک جنگ کا ذکر ہے ان کے ہاں بھی، وہ رام رام کہکر پکاریں یہ حسینؑ حسینؓ کہکر، وہ جلائیں یہ دبائیں، غرض ع

بنے ہیں پوجنے کو پتھر اِدھر ہمارے اُدھر تمہارے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں مَنْ تَشَبَّہَ بِقَوْمٍ فَھُوَ مِنْھُمْ جو شخص کسی قوم کے ساتھ مشابہت کرے قیامت کے دن یہ بھی انہی کے ساتھ ہوگا (ابوداؤد) حنفی مذہب کے قابلِ فخر عالم مولانا عبدالحی حنفی لکھنوی مجموعہ فتاویٰ جلد دوم کے ص۲۶ میں لکھتے ہیں: بنانا صورت وشبیہ روضۂ مقدسہ کا واسطے حصول ثواب کے داخل بدعات ہے اور شرعاً ناجائز ہے (الی) صورت وشبیہ روضۂ مقدسہ کا بطور عمارت کے بنانا اور اس سے طلب حصول ثوابِ زیارت کرنا امرِ لغو و باطل ہے۔

اللہ تعالیٰ کے سوا اوروں کی نذر ونیاز منت وغیرہ کرنا

یہ تعزیہ دار تعزیہ بنا کر پھر اس پر نذریں اور منتیں چڑھاتے ہیں حالانکہ خدا کے دئے ہوئے مال کو اُسی مالک کی راہ میں خرچ کرنا چاہئے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔ لَا نَذْرَ اِلَّا فِیْمَا اُبْتُغِیَ بِہٖ وَجْہُ اللہِ یعنی اللہ تعالیٰ کے سوا اور کسی کی نذر ماننی حرام ہے بلکہ ایسی نذروں کا پورا کرنا بھی حرام ہے چنانچہ ابوداؤد میں حدیث ہے۔ لَا وَفَاءَ لِنَذْرٍ فِیْ مَعْصِیَۃِ اللہِ جو نذر اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی ہو اُسے پورا کرنا حرام ہے۔ حنفی مذہب کی معتبر کتاب بحرالرائق شرح کنزالدقائق میں ہے اَلْاِجْمَاعُ عَلٰی حُرْمَۃِ النَّذْرِ لِلْمَخْلُوْقِ وَلَا یَنْعَقِدُ وَلَا یَشْغَلُ الذِّمَّۃُ بِہٖ وَاَنَّہٗ حَرَامٌ بَلْ سُحْتٌ وَلَا یَجُوْزُ لِخَادِمِ الشَّیْخِ اَخْذُہٗ وَلَا اَکْلُہٗ وَلَا التَّصَرُّفُ فِیْہِ بِوَجْہٍ مِّنَ الْوُجُوْہِ خدا تعالیٰ کے سوا اور کسی کی نذر ماننی حرام ہے اور یہی فتویٰ ہے امت کے تمام علماء کا نہ یہ نذر منعقد ہوتی ہے نہ اسے پورا کرنا واجب ہے بلکہ حرام اور نجس ہے نہ اسے لینا جائز نہ کھانا نہ کسی اور کام میں لانا، شامی میں اس کے حرام ہونے کی وجہ لکھی ہے لکھتے ہیں مِنْھَا اَنَّہٗ نَذْرٌ لِلْمَخْلُوْقِ وَالنَّذْرُ

لِلْمَخْلُوْقِ لَا یَجُوْزُ وَلِاَنَّہٗ عِبَادَۃٌ وَالْعِبَادَۃُ لَا تَکُوْنُ لِمَخْلُوْقٍ وَمِنْھَا اَنَّ الْمَنْذُوْرَ لَہٗ مَیِّتٌ وَالْمَیِّتُ لَا یَمْلِکُ وَمِنْھَا اَنَّہٗ ظَنَّ الْمَیِّتَ یَتَصَرَّفُ فِی الْاُمُوْرِ دُوْنَ اللّٰہِ وَاعْتِقَادُہٗ بِذٰلِکَ کُفْرٌ۔ یعنی یہ نذر و نیاز اس لئے حرام ہے کہ اوّل تو یہ نذر مخلوق کے واسطے ہے اور مخلوق کے لئے نذر ماننی جائز نہیں۔ دوسرے نذر ماننا عبادت کرنا ہے اور عبادت کے لائق خدا ہے نہ کہ خدا کے بندے۔ تیسرے یہ کہ جس کے لئے نذر مانی گئی وہ میت ہے اور میت کسی چیز کی مالک نہیں۔ چوتھے اس لئے کہ نذر ماننے والا یوں جانتا ہے کہ اس میت کو بھی بھلائی برائی کا کچھ اختیار ہے حالانکہ یوں جاننا صریح کفر ہے۔" حنفی مذہب کے مایۂ ناز بہت بڑے عالم مولانا مولوی عبدالحی حنفی لکھنوی مجموعہ فتاوٰی ص۸۵ جلد دوم میں لکھتے ہیں" غیر اللہ کی نذر و منت حرام ہے اور منذور غیر اللہ کا شیرنی ہو یا فیرنی کھانا ہر امیر و فقیر پر حرام ہے"۔ بعض لوگ ان دنوں شربت پر نذر حسینؓ کی صدائیں لگاتے ہیں۔ شربت بھی اسی حکم میں داخل ہے اور یہ بھی شرک و کفر ہے اور اس کا پینا بھی مطلق حرام ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَمَا اُھِلَّ بِہٖ لِغَیْرِ اللّٰہِ اللہ تعالیٰ کے سوا غیر کے نام پر جو چیز مشہور کی جاتی ہے وہ حرام، قرآن کریم اور جگہ فرماتا ہے وَمَا ذُبِحَ عَلَی النُّصُبِ جن چیزوں کی پرستش ہوتی ہے وہاں جو چیز چڑھائی جاوے وہ حرام ہو جاتی ہے فتاوی غرائب میں لکھا ہے مَا یَفْعَلُہُ الْجَھَلَۃُ مِنَ النَّجْمِ۔ یعنی جو جاہل لوگ مشائخ اور شہیدوں کے مزاروں پر جانور (وغیرہ) چڑھاتے ہیں وہ حرام ہو جاتا ہے اور چڑھانیوالے کافر ہو جاتے ہیں۔ مولانا عبدالحی حنفی لکھنوی مجموعہ فتاوی ص۵۵ جلد۲ میں لکھتے ہیں" شیخ سدو وغیرہ کا بکرا جس میں خاص طور پر غیر اللہ کے واسطے جان دینا منظور ہوتا ہے اور خون بہانا تقربًا الی غیر اللہ تعالیٰ مقصود ہوتا ہے حرام ہے، جو حکم جاندار چیز کا ہے وہی غیر جاندار کا بھی ہے کیونکہ قرآن کریم میں لفظ مَا عام ہے +

اللہ تعالیٰ کے سوا اوروں کو سجدہ کرنا

افسوس مسلمان اپنے دین سے اتنے بیگانے ہو گئے ہیں کہ اب وہ خدا کا دیا ہوا سر ہر چھوٹے بڑے کی چوکھٹ پر جھکانے لگے شدہ شدہ یہاں تک بڑھ گئے کہ پتھروں اور لکڑیوں اور کاغذ کے سامنے بھی بلا تامل ان کے سر جھکنے لگے۔ چنانچہ ان دنوں اکثر لوگ تعزیوں کے سامنے سجدہ کرتے ہیں کوئی طواف کرتا ہے کوئی چومتا چاٹتا ہے کوئی تبرک حاصل کرنے کے لئے ہاتھ اور بدن اس پر ملتا ہے حالانکہ خداوند عالم فرماتا ہے لَا تَسْجُدُوْا لِلشَّمْسِ وَلَا لِلْقَمَرِ وَاسْجُدُوْا لِلّٰہِ الَّذِیْ خَلَقَھُنَّ اِنْ کُنْتُمْ اِیَّاہُ تَعْبُدُوْنَ ۔ لوگو نہ سورج کو سجدہ کرو نہ چاند کو (نہ کسی اور مخلوق کو) بلکہ سجدہ اس خالق کے سامنے کرو جس نے سب چیزوں کو پیدا کیا خود پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے صحابہ کرامؓ دریافت کرتے ہیں کہ حضورؐ ہم آپ کو تعظیم کے طور پر سجدہ کر لیا کریں؟ آپ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی سجدہ کئے جانے کے قابل نہیں (ابوداؤد) مسلمانو! کیا اتنی موٹی بات تم نہیں سمجھ سکتے کہ نماز کے ارکان میں سے ایک رکن سجدہ ہے اور نماز عین عبادت ہے تو سجدہ بھی عبادت ہوا اور عبادت صرف خدا ہی کی کرنی چاہئے تو سجدہ بھی صرف اسی کے سامنے کرنا چاہئے۔ دوسرے کی عبادت کرنیوالا یقینًا کافر اور مشرک ہے اور کافر و مشرک کی بابت اللہ تعالیٰ

فرماتا ہے۔ اِنَّهٗ مَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَاْوٰهُ النَّارُ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ
یعنی مشرکوں پر جنت حرام ہے وہ تو ہمیشہ جہنم میں ہی جلتے رہیں گے اور کوئی ان کی مدد نہ کرسکیگا حنفی مذہب کی معتبر کتاب کفایہ شعبی میں ہے اَمَّا فِیْ شَرِیْعَتِنَا فَلَا یَجُوْزُ لِاَحَدٍ اَنْ یَّسْجُدَ لِاَحَدٍ بِوَجْہٍ مِّنَ الْوُجُوْہِ وَمَنْ فَعَلَ ذٰلِکَ فَقَدْ کَفَرَ ۃ یعنی ہماری شریعت میں کسی کو کسی کے لیے سوائے خدا تعالیٰ کے سجدہ کرنا جائز نہیں کسی طرح کا سجدہ ہو اور جو شخص کسی کو سجدہ کرے وہ کافر ہے، شیخ عبدالحق دہلوی نے مدارج النبوۃ میں لکھا ہے۔ ترجمہ قبر کو بوسہ دینا اور سجدہ کرنا اور اس پر رخسار ملنے حرام ہیں۔ تاتار خانیہ حنفی مذہب کی کتاب میں ہے فَلَا یُقَبِّلُ الْقُبُوْرَ لِاَنَّہٗ مِنْ عَادَۃِ النَّصَارٰی ۃ یعنی قبر کو بوسہ دینا یہ نصرانیوں کی عادت ہے مسلمان ایسا نہ کریں۔ معراج الدرایہ میں ہے لَوْطَافَ حَوْلَ مَسْجِدٍ سِوَی الْکَعْبَۃِ الشَّرِیْفَۃِ یُخْشٰی عَلَیْہِ الْکُفْرُ ۃ یعنی بیت اللہ کے سوا کسی اور چیز کا طواف کرنے میں اگرچہ وہ مسجد ہی کیوں نہ ہو کفر کا خوف ہے۔ ملا علی قاری حنفی مرقاۃ شرح مشکوٰۃ میں لکھتے ہیں یَحْرُمُ الطَّوَافُ حَوْلَ قُبُوْرِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْاَوْلِیَاءِ وَلَا عِبْرَۃَ بِمَا یَفْعَلُہُ الْجَہَلَۃُ وَلَوْ کَانُوْا فِیْ صُوْرَۃِ الْمَشَائِخِ وَالْعُلَمَاءِ یعنی بیت اللہ کے سوا کسی اور جگہ کا طواف درست نہیں، اولیاء و انبیاء کی قبروں کا طواف بھی حرام ہے اور جو جاہل لوگ قبروں کا طواف کرتے ہیں یہ کوئی دلیل نہیں اگرچہ یہ جاہل بظاہر صوفیوں اور عالموں کے لباس ہی ہوں امام زعفرانی اپنی کتاب میں لکھتے ہیں، حضرت انس بن مالکؓ صحابی و خادم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ روضۂ نبویؐ پر ہاتھ پھیر رہا ہے تبرک حاصل کرنے کے لئے، آپ نے اسے منع فرمایا اور کہا کہ یہ سنت کے خلاف یعنی بدعت ہے۔ امام مالکؒ امام شافعیؒ امام احمد بن حنبلؒ بھی ان کاموں کو سختی سے روکتے تھے۔

اللہ تعالیٰ کے سوا اوروں سے مرادیں مانگنی انھیں حاضر ناظر جاننا اور اُن کو پکارنا

سیدنا حضرت امام حسن حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی شہادت کا واقعہ تو ہمیں اعلیٰ درجہ کی توحید کا سبق دیتا تھا مگر افسوس مسلمانوں نے اسے اپنی گمراہی کا ذریعہ بنا لیا سیدنا حضرت امام حسنؓ کو تو زہر دلوا کر شہید کیا گیا اور سیدنا حضرت امام حسینؓ کو میدان جنگ میں گھیر کر مظلومانہ طور پر شہید کیا گیا۔ اس واقعہ سے روزِ روشن کی طرح ظاہر ہے کہ یہ بزرگ (خدا کی ہزاروں رحمتیں اُن پر نازل ہوں) اپنی جان کے بھی نفع نقصان پر اپنی زندگی میں ہی کچھ اختیار نہیں رکھتے تھے، پھر شہادت کے بعد اوروں کی بھلائی برائی کا اختیار انھیں کیسے حاصل ہوگیا؟ اللہ تبارک و تعالیٰ اپنے برگزیدہ پیغمبر آنحضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتا ہے قُلْ لَّاۤ اَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَّلَا رَشَدًا ۃ یعنی لوگو میں تمہارے نفع نقصان کا اختیار نہیں رکھتا بلکہ قرآن کریم میں اور جگہ ارشاد فرماتا ہے اَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوْٓءَ حاجتمندوں کی حاجت برلانے والا اور مصیبتوں کو ٹالنے والا اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی اور نہیں وہ حکم فرماتا ہے اُدْعُوْنِیْۤ اَسْتَجِبْ لَكُمْ مجھے پکارو میں تمہیں دونگا اور تمہاری دعائیں قبول فرماؤنگا اور فرمایا لَا تَدْعُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُكَ وَلَا يَضُرُّكَ فَاِنْ فَعَلْتَ فَاِنَّكَ اِذًا مِّنَ الظّٰلِمِيْنَ ۃ یعنی اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو حاجت روائی کے لئے

شہ پکارو (نہ کسی پیر پیغمبر کو نہ کسی ولی اور امام کو) کیونکہ اس کے سوا کوئی کسی کے نفع نقصان پر قادر نہیں۔ اور اگر ایسا کروگے تو مشرک ہو جاؤگے۔ اب حنفی مذہب کی معتبر کتابوں سے فیصلہ سنئے۔

بات یہ ہے کہ جو لوگ اللہ تعالیٰ کے سوا اماموں پیروں اور اولیاء اللہ کو پکارتے ہیں مثلاً یا علیؓ یا حسینؓ وغیرہ اور چاہتے ہیں کہ یہ بزرگانِ دین ان کی بلاؤں اور مصیبتوں کو ٹالیں یا انھیں مال و اولاد وغیرہ عطا فرمائیں یا تو ان پکارنیوالوں کا یہ خیال ہے کہ یہ بزرگ ہر جگہ حاضر ناظر ہیں اور ہماری آوازوں کو سنتے ہیں یا یوں سمجھتے ہیں کہ انھیں غیب کا علم حاصل ہے وہ ہماری ہر حالت اور پکار سے واقف ہیں حالانکہ ایسا عقیدہ رکھنے والا حنفی مذہب کی رو سے پورا اور پکا کافر ہے چنانچہ ملا علی قاری حنفی شرح فقہ اکبر میں لکھتے ہیں ذَكَرَ الْحَنَفِيَّةُ تَصْرِيحًا بِالتَّكْفِيرِ بِاعْتِقَادِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْلَمُ الْغَيْبَ لِمُعَارَضَةِ قَوْلِهٖ تَعَالٰى قُلْ لَا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَيْبَ اِلَّا اللهُ (یعنی حنفی مذہب کے کل عالموں نے اس شخص کو کافر کہا ہے جو یہ عقیدہ رکھے کہ رسول اللہ عالم الغیب تھے حالانکہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے قُلْ لَا يَعْلَمُ الخ زمین و آسمان والوں میں اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی غیب دان نہیں۔ فتاویٰ بزازیہ میں ہے۔ مَنْ قَالَ اَرْوَاحُ الْمَشَائِخِ حَاضِرَةٌ تَعْلَمُ يَكْفُرُ جو شخص بزرگوں کی روحوں کو حاضر ناظر جانے وہ کافر ہے۔ حنفی مذہب کے بہت بڑے جید عالم مولانا عبدالحیٔ حنفی لکھنوی مجموعہ فتاویٰ جلد اول کے اٹھائیسویں صفحہ میں لکھتے ہیں "ہمچو اعتقاد کہ حضرات انبیاء و اولیاء ہر وقت حاضر و ناظر اند و از ہمہ حال بر ندا رما مطلع می شوند اگرچہ از بعید باشد شرک است" یعنی یہ عقیدہ رکھنا کہ حضرات انبیاء و اولیاء ہر وقت حاضر ناظر ہیں اور ہر حال میں ہمارے پکارنے کو اگرچہ ہم دور سے پکاریں وہ سنتے ہیں اور خبر رکھتے ہیں یہ عقیدہ شرک ہے (ایسا شخص مشرک ہے) مثنوی مولوی روم میں دیکھئے اس مضمون کو کس طرح ادا کیا گیا ہے لکھتے ہیں ؎

از کسے دیگر چہ می خواہی مگر — حق زدادن مفلس آمد اے پسر

رزق از وے خواہ نے از غیر او — آب از یم جو مجو از خشک جو

گفت پیغمبر کہ جنت از الٰہ — گر ہمی خواہی زکس چیزے مخواہ

یعنی تو جو خدا کے سوا اوروں سے مانگتا پھرتا ہے شاید تو نے اپنے خیال میں خدا کو مفلس سمجھ رکھا ہے تو اپنی روزی وغیرہ کل حاجتیں خدا ہی سے طلب کر کیونکہ اوروں سے طلب کرنے والا ایسا ہے جیسے کوئی شخص پانی کے لبریز بھرے ہوئے دریا بلکہ سمندر کو چھوڑ کر کسی خشک گڑھے سے پانی طلب کرے۔ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے اگر جنت میں جانا چاہتے ہو تو خدا کے سوا کسی سے کچھ نہ مانگو چونکہ تعزیہ پرست عموماً حنفی مذہب کے مدعی ہیں اس لئے حنفی مذہب کی فقہ کی معتبر کتابوں سے حوالے لکھے گئے تاکہ ان کی تشفی اور تسلی ہو جائے۔

حضرت امام ابوحنیفہؒ کا فتویٰ

اب میں یہاں ایک واقعہ نقل کرتا ہوں جس سے ان تمام مندرجہ بالا واقعات پر روشنی پڑے گی امام ابوحنیفہؒ نے ایک شخص کو

دیکھا کہ وہ اولیاء اللہ کی قبروں پر آیا کرتا ہے اور سلام کر کے مخاطب ہو کر کہتا ہے کہ کیا آپ کو معلوم نہیں ہیں کئی مہینوں سے آیا کرتا ہوں اور آپ کو پکارتا ہوں، آپ سے صرف یہ چاہتا ہوں کہ آپ اللہ تعالیٰ سے میرے لئے نیک دعا کریں، امام صاحب نے یہ سنکر اس کو فرمایا کہ کیا ان اولیاء اللہ نے تجھے کوئی جواب دیا اُس نے کہا نہیں، آپ نہایت غصے ہوئے اور ڈانٹ کر فرمایا تعث ہے تجھ بے سمجھ پر ان کو پکارتا ہے اور ان سے اپنی حاجتیں طلب کرتا ہے جو نہ تو جواب دیسکتے ہیں نہ انھیں کسی چیز پر اختیار ہے بلکہ وہ سن بھی نہیں سکتے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَمَآ اَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَّنْ فِي الْقُبُوْرِ تو قبر والوں کو اپنی آواز نہیں سنا سکتا (نقلہ صاحب الغرائب)

مولانا مولوی عبدالحی حنفی لکھنوی کی کتاب مجموعہ فتاویٰ جلد دوم صفحہ ۱۱۶ میں تعزیہ داری کی بابت لکھا ہے کہ "یہ سب امور بدعت اور ممنوع ہیں اور مرتکب ان کا مبتدع و فاسق ہے" علاوہ اس شرک و کفر کے اس تعزیہ داری میں وہ وہ خرافات اور بیہودہ حرکتیں مسلمانوں سے سرزد ہوتی ہیں جو نہ صرف شرعاً ممنوع ہیں بلکہ ہر عقل سلیم اُن سے نفرت کرتی ہے مثلاً ریچھ بندر وغیرہ بننا آتش بازی چھوڑنا باجے بجانا، مرثیہ گانا سینہ کوبی اور ماتم و شیون کرنا۔ عورتوں کا کھلے خزانوں بے پردہ ہو کر برساتی کیڑوں کی طرح ابل پڑنا، دُلدُل نکالنا، سانگ بھرنا جوگی اور فقیر بننا گلے میں کفنیاں لٹکانا، سوگ کرنا، چارپائیوں پر نہ سونا۔ اس پورے مہینہ میں نکاح وغیرہ کوئی خوشی نہ کرنا وغیرہ وغیرہ، پھر تعجب سا تعجب ان لوگوں پر ہے جو باوجود ان برائیوں سے دور رہنے اور سچے مسلمان موحد متبع سنت ہونے کے پھر بھی ان کے ساتھ رلے ملے رہتے ہیں ان مجمعوں میں ان کی صورتیں بھی نظر آتی ہیں حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو شخص کسی قوم کا خلافِ شرع مجمع بڑھائے وہ قیامت کے دن بھی ان ہی کے ساتھ ہوگا، اللہ تعالیٰ نیکی کی توفیق دے اور برائی سے بچائے۔ آمین

تنبیہ :- ہاں صحیح حدیث میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے محرم کی دسویں تاریخ کو روزہ رکھا۔ اور لوگوں کو اس دن روزہ رکھنے کی ترغیب دی کہ ایک سال کے گناہ معاف ہونگے بلکہ اس کے ساتھ نویں یا گیارہویں کو بھی ملالیا جائے تو بہتر ہے۔

ایک اہم اعلان

ہم نے سنا ہے کہ کوئی صاحب ملک کے مختلف حصوں میں یہ ظاہر کرتے پھر رہے ہیں کہ وہ مدرسہ رحمانیہ دہلی کی طرف سے اسلئے مقرر کئے گئے ہیں کہ ہندوستان کے مدارس کی صحیح تعداد و حالات وغیرہ معلوم کریں تاکہ ان مدارس کو مدرسہ رحمانیہ دہلی کے ساتھ ملحق کر کے ان کو امداد پہنچائی جائے" وغیرہ۔ اس لئے ہم ناظرین کو آگاہ کرنا چاہتے ہیں کہ وہ شخص محض جھوٹا ہے اور ہم نے ابتک کسی شخص کو ایسے کام کے لئے متعین نہیں کیا۔ نہ معلوم اس کی غرض اس حرکت سے کیا ہے۔ اگر کبھی اس قسم کی کوئی تحریک ہوگی تو پہلے ہم اس کا اعلان محدث میں کریں گے۔ جب تک محدث میں اس قسم کا اعلان نہ ہو۔ ہرگز ایسے لوگوں کا اعتبار نہ کیا جائے۔

(مہتمم مدرسہ)